نبوت کے جھوٹے مدعی، قادیانی کذاب کی زندگی کے ایک پہلو پر مفصل تحریر

مرزا قادیانی

مسیح بیماری

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

مرزا قادیانی مسیح بیماری

یہ رسالہ جھوٹے مدعیٔ نبوت و مسیحیت مرزا غلام قادیانی کی جسمانی، ذہنی اور عصبی بیماریوں کے تحقیقی جائزے کے لیے مرتب کیا جا رہا ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے اپنے آپ کو کبھی مسیح موعود، کبھی مہدی، اور آخر کار نبی ثابت کرنے کی جسارت کی، وہ اپنی پوری زندگی میں صحت و تندرستی کے جھوٹے دعووں اور مہلک بیماریوں کے دائمی حصار سے کبھی باہر نہ آ سکا۔ مرزا قادیانی نے اپنے لیے یہ دعویٰ گھڑا کہ اس پر آسمانی تسلی نازل ہوئی اور اسے یہ بشارت دی گئی کہ:

ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا صفحہ 685)

لیکن عملی حقیقت اس کے بالکل برعکس نظر آتی ہے۔ مرزا قادیانی کی زندگی بیماریوں کا ایسا مسلسل سلسلہ تھی جس میں پیچش، ہیضہ، مالیخولیا، مرگی، ضعفِ اعصاب، جنسی کمزوری، پیشاب کے امراض اور خوفناک وہم و خیالات نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ یہ بیماریاں محض دشمنوں کے الزامات نہیں بلکہ خود قادیانی لٹریچر، مرزا کی تحریروں، اس کے ملفوظات اور اس کے قریبی مریدوں کی شہادتوں سے ثابت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس رسالے میں ہر دعویٰ قادیانی کتب ہی کے حوالہ سے پیش کیا جائے گا تاکہ کسی کو انکار یا تاویل کا راستہ نہ مل سکے۔

اس رسالے کا مقصد محض بیماریوں کی فہرست دینا نہیں بلکہ یہ دکھانا ہے کہ جو شخص ذہنی و جسمانی انتشار کا شکار ہو، جو اپنے ہی بیان کردہ الہامات کے برخلاف عمر بھر مرض و کمزوری میں مبتلا رہا ہو، وہ کس طرح نبوت اور مسیحیت جیسے عظیم و مقدس منصب کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ آگے آنے والے ابواب میں ہم ایک ایک بیماری کو الگ عنوان کے تحت، مکمل حوالہ جات کے

ساتھ، تحقیقی اور تنقیدی انداز میں بیان کریں گے تاکہ قاری پر مرزا قادیانی کی اصل حقیقت پوری طرح منکشف ہو جائے۔

دو بیماریاں دو معجزے

دو زرد چادروں سے مراد:۔ فرمایا کہ: دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔

(ملفوظات مرزا قادیانی جلد دوم صفحہ 33،32)

مرزا غلام قادیانی نے اپنی دائمی بیماریوں کو بھی معجزہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی اور احادیثِ نبویہ کو اپنی جسمانی خرابیوں پر منطبق کر کے ایک نیا فتنہ گھڑا۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی وہ پیشگوئی جو مسیح کے نزول کے وقت "دو زرد چادروں" کے پہننے سے متعلق ہے، دراصل اس کی اپنی بیماریوں کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ملفوظات میں صاف طور پر کہتا ہے کہ جس طرح مسیح کے لیے دو زرد چادروں کا ذکر آیا ہے، اسی طرح اسے بھی دو بیماریاں لاحق ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی، جن میں اس کے بقول مراق اور کثرتِ بول شامل ہیں، جیسا کہ ملفوظات میں درج ہے۔

یہاں مرزا قادیانی کا فکری و ذہنی انحراف پوری طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف واضح جسمانی امراض کو "معجزہ" قرار دے رہا ہے بلکہ احادیثِ نبویہ کے الفاظ کو ان کے حقیقی، متعارف اور مسلمہ مفہوم سے کاٹ کر اپنے اوہامِ باطلہ کے مطابق ڈھال رہا ہے۔ دو زرد

چادروں کا ذکر جسے امتِ مسلمہ صدیوں سے ایک ظاہری اور حقیقی علامت کے طور پر سمجھتی آئی ہے، مرزا نے اسے اپنے جسم کے اوپری اور نچلے حصے کی بیماریوں پر چسپاں کرکے حدیث کا حلیہ ہی بگاڑ دیا۔ یہ طرزِ فکر اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بیماری نعمت، کمزوری معجزہ اور ذہنی اختلال روحانی کمال بن چکا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کی پوری زندگی بیماریوں، وہموں اور اعترافاتِ ضعف سے بھری ہو، وہ جب ان ہی امراض کو نبوی پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کرنے لگے تو یہ محض خود فریبی نہیں بلکہ دین میں صریح تحریف کے مترادف بن جاتا ہے۔ آگے آنے والے مباحث میں واضح کیا جائے گا کہ مرزا قادیانی نے کس طرح بار بار اپنی بیماریوں کو کبھی الہام، کبھی نشان اور کبھی معجزہ بنا کر پیش کیا اور کس طرح اس کے یہ دعوے خود اس کی تحریروں کے بوجھ تلے دب کر بکھر جاتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کا غلیظ بیماریوں اور جسمانی عیوب سے محفوظ ہونا

اہلِ سنت والجماعت کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو نبوت کے منصب کے شایانِ شان جسمانی، اخلاقی اور ظاہری کمالات عطا فرمائے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام عام انسانوں کی طرح بیماریاں محسوس کرتے ہیں، بھوک پیاس لگتی ہے اور وقتی تکالیف پیش آتی ہیں، مگر وہ ایسی غلیظ، مکروہ، نفرت انگیز اور تحقیر آمیز بیماریوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جو لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کریں، طبعی کراہت کا باعث بنیں یا دعوت وتبلیغ کے عمل میں رکاوٹ بنیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے جلیل القدر محدثین، متکلمین اور فقہاء نے اس مسئلہ کو عقائدِ نبوت کا حصہ قرار دیا ہے۔

قرآنِ کریم اس اصول کی بنیاد یوں رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو ہر اس چیز سے

بچا تا ہے جو لوگوں کو ان سے متنفر کر دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے، اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

(سورہ ابراہیم آیت 4)

اس آیت سے اصول یہ نکلتا ہے کہ رسول کا ہر وہ وصف جو ابلاغِ دین میں رکاوٹ بنے، حکمتِ الٰہیہ کے خلاف ہے، اور شدید، نفرت انگیز بیماریاں یقیناً دعوت میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری کو قادیانی حضرات بطور دفاع کے پیش کرتے ہیں تاکہ مرزا قادیانی کی بیماریوں پر پردہ پڑ جائے، حالانکہ اہلِ سنت کے محققین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو بھی ایسی بیماری لاحق نہیں ہوئی تھی جو غلیظ، بدبودار، یا لوگوں کو متنفر کرنے والی ہو۔ علماء اسلام نے صراحت کی ہے کہ ان کی بیماری آزمائش تھی، نہ کہ ایسی حالت جس سے جسم گل جائے یا لوگ قریب بیٹھنے سے نفرت کریں، کیونکہ ایسی بیماری نبوت کے منصب کے منافی ہے۔

کتبِ عقائد میں اصولی طور پر یہ بات موجود ہے کہ انبیاء علیہم السلام ہر اس عیب سے پاک ہوتے ہیں جو لوگوں کو ان سے بدظن کرے۔ اکابر علماء نے واضح لکھا ہے کہ انبیاء نہ تو اخلاقی قباحتوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور نہ ہی ایسے جسمانی عیوب میں جو ان کے مقام کو

مجروح کریں۔حسن، وقار، اعتدالِ جسم اور نفرت سے پاک ہونا انبیاء علیھم السلام کی مشترکہ صفات میں سے ہے۔

اسی اصول کی روشنی میں اگر کوئی شخص اپنی شدید جسمانی، ذہنی اور غلیظ بیماریوں کو نبوی علامات، معجزات یا پیشگوئیوں کا مصداق قرار دے تو یہ اہلِ سنت کے متفقہ عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔نبوت عزت، کمال اور رفعت کا منصب ہے، نہ کہ بیماریوں، کمزوریوں اور نفرت انگیز کیفیات کو تقدس کا لبادہ اوڑھانے کا نام۔ یہی معیار سامنے رکھ کر جھوٹے مدعیانِ نبوت کے تمام دعووں کو پرکھا جائے تو ان کی حقیقت خود بخود منکشف ہو جاتی ہے۔

رسول کا ہر عیب سے پاک ہونا

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خُوبُو (خُلق) بڑی شان کی ہے۔

(سورہ القلم آیت 4)

ائمۂ اہلِ سنت نے وضاحت کی ہے کہ "خُلُق" میں صرف باطنی اخلاق نہیں بلکہ ظاہری وقار، طبعی اعتدال اور نفرت سے پاک ہونا بھی شامل ہے، کیونکہ ظاہری کراہت باطنی اثر کو بھی مجروح کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے:

فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ

ترجمہ کنزالایمان: جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر

سے نہیں یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔

(سورہ یوسف آیت 31)

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو ظاہری حسن و وجاہت عطا فرماتا ہے، اور یہ حسن نبوت کے منافی نہیں بلکہ اس کا کمال ہے۔

قرآن، حدیث اور عقائدِ اہلِ سنت کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اگر کوئی تکلیف یا بیماری آتی بھی ہے تو وہ غلیظ، مکروہ اور لوگوں کو متنفر کرنے والی نہیں ہوتی، اور نہ ہی وہ ظاہری حسن و وقار کے منافی ہوتی ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنی شدید جسمانی یا ذہنی بیماریوں کو نبوی علامت، حدیث کا مصداق یا معجزہ قرار دے، وہ دراصل نبوت کے مسلمہ اصولوں سے صریح انحراف کرتا ہے۔

مرزا قادیانی کی بیماریوں کی لسٹ

حروف تہجی کے اعتبار سے مرزا قادیانی کی 270 بیماریوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیں:

آماس: (سوزش)، آشوب چشم، آنکھوں سے پانی جاری ہونا، آنکھیں بند، آنکھوں کا درد، آنکھ دیکھنا، آنکھ کمزور، اُو چھو آنا، اب مرا کہ اب مرا، اُتھو آنا، احتلام، اُبکائیاں آنا، اسہال (ٹٹیاں آنا)، الٹی آنا، اسہال خونی (خونی ٹٹیاں)، اعصابی کمزوری، اعصابی مرض، اعضاء پر رعشہ، انگوٹھے کا نقرس، انگوٹھے کی سوجن، انگوٹھے کی سرخی، انگلی پر زخم، افیون خوری، ایک ایک بال سے آگ نکلنا، بیٹے کی بیماری، بال توڑ، بخار، بردِ اطراف، بیوی (مرزا قادیانی کی اہلیہ) کی بیماری، بار بار قضائے حاجت کو جانا، بدن میں دردناک جلن، بد حواسی، بزدلی، بھینگا پن، بھلکڑ پن (بہت زیادہ بھول جانے والا)، بت پرستی کی طرف مائل، بے تابی، باز و پر سیاہ داغ، بدن سرد، بدن دبوانا، بدن کو نہ سہارنا، بواسیر، بے توجہی، بیداری، بے چینی، بے ہوشی، پت (گرمی دانے)، پاخانے کا مسئلہ، پٹھے کھچ جانا، پاگل

پن، پرانی کھانسی، پھٹی ہوئی ایڑیاں، پھنسیاں، پشت پر پھنسی، پیچش، پیر جھسوانا، پیشاب کی تکلیف، پاؤں کی سردی، پاؤں بھاری، تپ، تشنج دل، تنہائی پسند، تیس سال پرانا سر درد، تمام بدن سرد ہو جانا، تعلی باز، ٹی بی، ٹخنے کا پھوڑا، ثابت شدہ بیمار، جسم مخنثی ہونا، جسم بے کار، جلاب، جلون، جریان، چڑے مار، چشم نیم باز، چیخ کر گرنا، چکر آنا، چہرہ زرد، حافظ ابتر، حافظہ کمزور، حیض آنا، حمل، حالت دگرگوں، خارش، خطرناک دوران سر، خفقان، خون ختم ہو جانا، خون کی الٹی، خون کے پاخانے، خواب میں عورتوں سے ملاقات، خشک کھانسی، خفیف دورہ، داڑھ میں کیڑا، دانت میں درد، دانت خراب، دایاں ہاتھ کمزور، دائمی مریض، در وصلب، دبوانے سے آرام آنے والی بیماری، درد گوش، درد چشم، دردناک حالت، دردناک جلن، در دو گروہ، دردسر، درد شدید، دروزہ، دعاؤں سے نہ جانے والی بیماریاں، دل کا مرض، دل کا اضطراب، دل کی بیماری، دل گھٹنا، دماغ پر کمزوری کا حملہ، دماغ میں فتور، دماغ کمزور، دم الٹ جانا، دم گھٹنا، دوری مرض، دودھ ہضم نہ ہوتا، دق، دوائی کھانے میں بے صبرا، دوران سر، دورے، دوران خون کارک جاتا، دکھی زندگی۔

دیوانگی، ڈرپوک، ذہول، ذیابیطیس، ریزش، رسم پرست، رمضان کے دورے، رن مرید، رطوبات معدہ، رینگن، زبان بھاری، زبان بند، زبان کی تکلیف، زبان پر زخم، زکام، زبان میں لکنت، زحیر، زندگی سرد، زمین پر قدم نہ جمنا، سانپ نے کاٹ لیا، سمجھ نہ آنا، سانس کھینچ کھینچ کر آنا، سانس لمبا ہو کر آنا، سانس رک جاتا، سخت بخار، سخت بیمار، سخت دورا، سر گھوم جانا، سخت درجہ کا عارضہ، سر درد، سردی سے متلی، سردی کی شدت محسوس کرنا، سر میں چوٹ، سر کے بال پتلے، سفید بال، سل، سستی چھائی رہنا، ستمبر کی بیماری، سنکا پی، سوجن، سیلان ودماغ، سوداوی امراض، سینے پر انگارے رکھے ہوئے معلوم ہونا، شدت رمد، شوگر، صرع، ضعف، ضعف دماغ، ضعف قلب، طاعون، طاقت تحریر نہ ہوتا، طبیعت میں گھبراہٹ، طبیعت

سرگردان، طبیعت علیل، طبیعت بیمار، طبیعت گرنا، عصبی تکلیف، عدم برداشت، عصبی کمزوری، عوارض ضعف، علالت طبع، غرغرہ موت، غشی، غنودگی، فالج، قبض، قدم زمین پر نہ جمنا، قدیمی بیماری، قے، قریب المرگ، قولنج زحیری، قلت حرارت غریزی، کاربنکل کا خدشہ، کاہلی، کان درد، کالی بلا نظر آنا، کثرت پیشاب، کبرونخوت پسند، کمیٔ خواب۔

کمزوری کا حملہ، کھانسی اور زکام، کھانسی، کالی کھانسی، کینسر، کروٹ بدلنا مشکل، گویا بدن میں روح نہیں، گردن کے پٹھے کھچ جانا، گڑ کار سیا، گھبراہٹ، گپوڑیا، گھٹنے کا درد، گرمی دانے، گلا پکا ہوا، گلٹیاں، گنجا پن، لاچاری، لتاڑا، لڑکھڑا کر گرنا، لغو قصے کہانیاں سننے کی بیماری، مائی او پیا، معمولی پھنسی، مرض کا غلبہ، مرض دوار، مرض بول، مرض سدر، مراق، مختل الدماغ، مضمحل جسمانی قوی، مرگی، مضطربانہ حالت، مے نوشی کا عادی، موت پیچھے پیچھے، مسلوب القویٰ، مقعد سے خون آنا، مونڈھا کمزور، مردمی حالت کالعدم، موسمی بخار، نامردی، نعوظ کالعدم، نبض بند، نبض ضعیف، نبض بہت کمزور، نروس پالیوریا، نزلہ، نوک دار داڑھ، نیم پاگل، نیم بند آنکھیں، نسیان، ناطاقتی، نوکرو وہٹی دا، نظر کمزور، وجع الاذن، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونا، ہسٹیریا، ہاتھ پیر سرد، ہاتھ میں چوٹ، ہاتھ میں غدود، ہونٹ خشک ہونا، ہسٹیریا، ہولناک عوارض، ہیضہ یعنی مرض الموت، یاوہ گوئی۔

یہ فہرست مرزا غلام قادیانی کی اپنی تحریروں، ملفوظات، اشتہارات، خطوط اور قادیانی لٹریچر میں موجود اعترافات سے ماخوذ ہے، جس میں اس کی جسمانی، ذہنی، عصبی، نفسیاتی اور جنسی بیماریوں کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔ ان بیماریوں میں وقتی عوارض بھی شامل ہیں اور وہ امراض بھی جنہیں خود مرزا قادیانی نے قدیمی، دائمی، خطرناک، قریب المرگ اور مرض الموت جیسے الفاظ سے تعبیر کیا۔

اس فہرست کی اہمیت اس لیے بھی غیر معمولی ہے کہ یہ کسی مخالف، مناظر یا ناقد کی مرتب

کردہ نہیں بلکہ خود مرزا قادیانی کے بیانات، اعترافات اور اس کے قریبی مریدوں کی شہادتوں پر مشتمل ہے۔ یہاں جسمانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ وہ ذہنی اور نفسیاتی کیفیات بھی شامل ہیں جن میں بدحواسی، نسیان، نیم پاگل پن، ہسٹیریا، یاوہ گوئی، خوفناک وہم، گھبراہٹ، دیوانگی اور اعصابی اختلال نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔

اسی طرح جنسی امراض، ضعفِ باہ، نامردی نعوذ کالعدم، جریان، احتلام اور دیگر عوارض بھی اسی فہرست کا حصہ ہیں، جو کسی بھی مدعیٔ نبوت و مسیحیت کے لیے نہ صرف باعثِ سوال بلکہ اہلِ سنت کے طے شدہ اصولِ نبوت کے سراسر منافی ہیں۔ مزید برآں، مرگی، فالج، صرع، طاعون، ہیضہ (مرض الموت)، ٹی بی، شوگر، ذیابیطیس، کینسر اور نبض کے شدید عوارض جیسی مہلک بیماریوں کا اعتراف اس دعوے کو بھی باطل کرتا ہے کہ "ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے"۔

یہ فہرست محض اعداد کا انبار نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی پوری زندگی کا ایک طبی، ذہنی اور اعتقادی خاکہ ہے، جو یہ واضح کرتا ہے کہ وہ شخص جو خود کو مسیح، مہدی اور نبی کہتا رہا، وہ اپنی ہی تحریروں میں مرض، کمزوری، اضطراب اور زوال کی ایک طویل داستان چھوڑ گیا۔ آگے آنے والے ابواب میں انہی بیماریوں کو موضوعاتی گروپس میں تقسیم کر کے، ایک ایک مرض کو قادیانی حوالہ کے ساتھ تفصیل سے زیرِ بحث لایا جائے گا تاکہ قاری پر کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

مرزا قادیانی کا خود اعترافِ دائمُ المرض ہونا

مرزا غلام قادیانی نے اپنی تحریروں میں بار بار اپنے آپ کو ضعیف، کمزور، پیرانہ سال اور دائمُ المرض قرار دیا ہے، حالانکہ اسی شخص نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس کے خدا نے اس کی صحت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اس کے اپنے اعترافات اس دعوے کی صریح تردید کرتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:

لیکھرام کی عمر اس وقت شاید زیادہ سے زیادہ تیس برس کی ہوگی اور وہ ایک جوان قوی ہیکل عمدہ صحت کا آدمی ہے اور اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 3)
(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 17)
(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 391)
(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 556)

مرزا مزید اعتراف کرتا ہے کہ اس کی ساری جوانی اسی دعوے کی راہ میں گزر گئی اور اب وہ دائمُ المرض ہو چکا ہے، پیرانہ سالی کے کنارے پر پہنچ گیا ہے اور ساٹھ سال کے قریب عمر ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنی نبوت اور پیشگوئیوں کو خدائی نشان قرار دینے سے باز نہیں آتا۔

میری تمام جوانی اسی راہ میں گذری اور اب دائم المرض اور پیرانہ سالی کے کنارے پر پہنچ گیا ہوں اور ساٹھ سال کے قریب ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 186)

اسی طرح چار لڑکوں کی پیشگوئی کے ضمن میں وہ خود اس حقیقت کو "حیرت انگیز نشان" کہتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو پیرانہ سالی کو پہنچ چکا ہو اور اس کے ساتھ دائمُ المرض بھی ہو، وہ اپنے دعوے کی تائید میں آئندہ اولاد کی پیشگوئی کرے۔ مزید آگے چل کر وہ اپنے آپ کو ایک "بڈھا کمزور دائمُ المرض آدمی" کہتا ہے جس کے متعلق اس کا اپنا بیان ہے کہ وہ ہر دم موت کی خطرناک حالت میں ہے، اس کے باوجود وہ پیشگوئیاں کر رہا ہے۔

اور یہ بات بھی ایک حیرت انگیز نشان ہے کہ انسان اپنے دعوے کی تائید میں چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی ایسے وقت کرے کہ جبکہ ان میں سے ایک کا بھی وجود نہ ہو۔ اور جبکہ وہ خود پیرانہ سالی کے سن تک پہنچا ہو۔ اور ماسوا اِس کے دائم المرض ہو۔

(روحانی خزائن 15 صفحہ 146)

دیکھو ایک وہ زمانہ تھا کہ ان چار لڑکوں میں سے کوئی بھی نہ تھا اور اِس وقت ایک بڈھا کمزور دائم المرض آدمی جس کا ہر ایک دم موت کی خطرناک حالت میں ہے پیشگوئی کرتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 222)

سب سے زیادہ قابل توجہ اعتراف وہ ہے جس میں مرزا نہ صرف اپنے دائمُ المرض ہونے کو مانتا ہے بلکہ اسی بیماری کو حدیث کی تعبیر بنا کر پیش کرتا ہے۔ وہ صاف لکھتا ہے کہ میں ایک دائمُ المرض آدمی ہوں اور حدیثوں میں جن دو زرد چادروں کا ذکر ہے جن میں مسیح کے نازل ہونے کا بیان ہے، وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں، اور علمِ تعبیر کے مطابق ان کی مراد دو بیماریاں ہیں۔

مَیں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو ۲ زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے رُو سے دو بیماریاں ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 470)

ان تمام حوالہ جات سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نہ صرف عمر بھر بیماریوں میں مبتلا رہا بلکہ اس نے خود بارہا اپنے دائمُ المرض، کمزور اور قریب المرگ ہونے کا

اعتراف کیا۔اس کے باوجود "ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے" جیسے دعوے کرنا اور پھر دائمی بیماری کو نبوی علامات اور احادیث کی تعبیر قرار دینا، اس کے دعوائے مسیحیت و نبوت کی داخلی تضاد اور باطنی کمزوری کو پوری طرح بے نقاب کر دیتا ہے۔

اپیل برائے مالی معاونت

جامعہ ختمِ نبوت گوجرانوالہ میں تقابل ادیان و مذاہب اور درسِ نظامی کی اعلیٰ تعلیم جاری ہے، جہاں طلبہ کو دینی و علمی میدان میں مضبوط بنیاد فراہم کی جاتی ہے۔موجودہ دور کی شدید مہنگائی کے باعث جامعہ کے تعلیمی و انتظامی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ان حالات میں ہم مخیر حضرات سے دل کی گہرائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ماہانہ بنیادوں پر 30،20 یا 50 ڈالر (یا اپنی استطاعت کے مطابق) مستقل معاونت فرما کر اس صدقۂ جاریہ میں حصہ لیں۔آپ کا تھوڑا سا تعاون بھی ہمارے طلبہ کی تعلیم اور جامعہ کے انتظامات کے لیے بہت بڑی مدد ثابت ہوسکتا ہے۔فنڈز ارسال کرنے کے لیے جامعہ کا بینک اکاؤنٹ، جیز کیش، یا ایزی پیسہ نمبر درج ذیل ہے:(00923247448814) اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت، صحت و سلامتی، اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

۴۶- "اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا"[۱] (البشریٰ صفحہ ۵۵)

۴۷- "دختر نیک آگاہی شاں خورد ترچندیں سال"[۲] (البشریٰ صفحہ ۵۷، ۶۳)

۴۸- "اے خدا اِس پیالہ کو ٹال دے" (البشریٰ صفحہ ۸۹)

۴۹- "نزول در قادیان"[۳] (البشریٰ صفحہ ۹۶)

۵۰- "تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں"[۴] (البشریٰ صفحہ ۹۹)

۵۱- مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ شرح قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ" میں لکھتے ہیں کہ:-

"اِسی قصیدہ کے متعلق ایک اَور روایت مرحوم و مغفور حضرت پیر سراج الحق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ قصیدہ تصنیف فرما چکے تو آپؑ کا چہرۂ مبارک خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ جناب الٰہی میں قبول ہوگیا، اور خدا نے مجھ سے فرمایا جو اِس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا مَیں اس کے دِل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کُوٹ کُوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قُرب عطا کروں گا۔"

(شرح القصیدہ صفحہ ۱، ۲- ۲۹ رجون ۱۹۵۶ء)

۵۲- حضرت مُنشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:-

"ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کو خارش کی بہت سخت تکلیف ہوگئی۔ تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے۔ لکھنا یا دوسری ضروریات کا سرانجام دینا مشکل تھا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے مگر خارش دُور نہ ہوتی تھی..... ایک دن (مَیں) حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، عصر کے قریب وقت تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؑ کے ہاتھ بالکل صاف ہیں مگر آپؑ کے آنسو بہہ رہے ہیں..... مَیں نے جُرأت کرکے پوچھا کہ حضور آج خلافِ معمول آنسو کیوں بہہ رہے ہیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ میرے دِل میں ایک معصیت کا خیال گذرا کہ اللہ تعالیٰ نے کام تو اِتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور اِدھر صحت کا یہ حال ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اِس پر مجھے الہام ہوا[۵]:-

"ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے"

---

[۱] (ترجمہ) زمین اپنے رَبّ کے نُور سے جگمگا اُٹھی۔ (مرتّب)

[۲] ان کی نیک لڑکی سب سے چھوٹی چند سال کی ہے۔ (مرتّب) نوٹ:- اِس الہام کے متعلق پیر صاحبؓ نے البشریٰ صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے:- "الہام منقول از بیاض حضرتؑ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔"

[۳] (ترجمہ) قادیان میں نزول۔ (مرتّب) [۴] یعنی جو عظیم الشان خدمات تُو اسلام کی تائید میں بجا لا رہا ہے۔ (مرتّب)

[۵] یہ الہام غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء کا ہے۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے خارش کی تکلیف کا واقعہ ۱۸۹۱ء بتلایا۔ (سیرت المہدی حصّہ اوّل صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷ روایت نمبر ۲۶۲)۔ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اسے ۱۸۹۲ء کا۔ (دیکھئے سیرت المہدی حصّہ سوم صفحہ ۵۳ روایت نمبر ۵۷۴)۔ (مرتّب)

السلام علیکم۔ الہام خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ بندہ کی الہام میں فضیلت نہیں۔ بلکہ اعمالِ صالحہ میں فضیلت ہے۔ اور اس میں کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے۔ سو نیک کاموں میں کوشش چاہیے تاکہ موجبِ نجات ہو۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

مسیح موعود کے لیے نمازیں جمع کی جائیں گی

چونکہ کچھ مدت سے حضرت کی طبیعت دن کے دُوسرے حصّہ میں اکثر خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے نماز مغرب اور عشاء گھر میں با جماعت پڑھ لیتے ہیں۔ باہر تشریف نہیں لا سکتے۔ ایک دن نماز مغرب کے بعد چند عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا جو سُننے کے قابل ہے۔ (ایڈیٹر تشحیذ)

فرمایا :

کوئی یہ نہ دل میں گمان کرلے کہ یہ روز گھر میں جمع کر کے نماز پڑھا دیتے ہیں اور باہر نہیں جاتے۔ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی کہ آنیوالا شخص نماز جمع کیا کرے گا۔ سو چھ مہینے تک تو باہر جمع کرواتا رہا ہوں۔ اب مَیں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پُورا کر دینا چاہیئے۔ چونکہ بغیر ضرورت کے نماز جمع کرنا ناجائز ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے مجھ کو بیمار کر دیا اور اس طرح سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرے۔ کیونکہ وہ پورا نہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک کو وہ بات جو اس کے اختیار میں ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے موافق پوری کر دینی چاہیئے اور خدا تعالیٰ خود بھی سامان مہیا کر دیتا ہے جیسا کہ مجھ کو بیمار کر دیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کر دے۔ جیسا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کو سونے کے کڑے جو لُوٹ میں آئے تھے، پہنائے۔ حالانکہ سونے کے کڑے یا کوئی اَور چیز سونے کی مردوں کے لیے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اَور حرام چیزیں۔ لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لیے پُوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دُوسرے انسان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پُورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دو زرد چادروں سے مُراد

فرمایا کہ :

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اُوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرتِ بول۔ ہمارے مخالف مولوی اس کے معنے یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ سچ مچ جوگیوں کی طرح دو چادریں اوڑھے ہوئے آسمان نیچے اُتریں گے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ چونکہ معبّروں نے ہمیشہ زرد چادر کے معنے بیماری کے ہی لکھے ہیں۔ ہر ایک شخص جو زرد چادر دیکھے یا کوئی اور زرد چیز تو اس کے معنے بیماری کے ہی ہوں گے اور ہر ایک شخص جو ایسا دیکھے آزما سکتا ہے کہ اس کے معنے یہی ہیں۔

صلح پسندی کے ساتھ مذہب کی غیرت ضروری ہے

دو عورتوں کے جھگڑے پر فرمایا کہ:

قرآن شریف میں آیا ہے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (النسآء: ۱۲۹) اس لیے اگر آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو صُلح کر لینی چاہیئے کیونکہ اس میں خیر اور برکت ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ غیر مذاہب کے ساتھ بھی یہ بات رکھی جائے بلکہ اُن کے ساتھ سخت مذہبی عداوت رکھنا چاہیئے۔ جبتک مذہب کی غیرت نہ ہو انسان کا مذہب ٹھیک نہیں ہوتا۔ اب یہ جو ہندو عیسائی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتے ہیں تو کیا ہم اُن کے ساتھ صُلح رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی محفلوں میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا اور ان کے گھروں میں جانا تو معصیت میں داخل ہے

جھگڑوں کی بنیاد بدظنّی ہوتی ہے

ہاں آپس میں جو ایک فرقہ میں ہوں تو لڑائی جھگڑا کی زیادہ تر بنیاد بدظنّی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنّی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن مَیں لوگوں سے پُوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنّی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالےٰ پر بدظنّی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کُفر اختیار کیا۔ اور بعض تو خدا کے وجُود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنّی ہے۔

پیشگوئیوں کے مطابق زلزلوں کا وقوع

زلزلہ کی نسبت باتوں میں فرمایا کہ:

قرآن شریف میں زلزلہ آنے کی خبر دی گئی ہے کہ مسیح کے وقت ایسے زلزلے آئیں گے کہ شِدّت میں نہایت ہی سخت ہوں گے۔ اَبتک ان مولویوں نے